الطاف حسین کی قادیانیت نوازی اور گورنر پنجاب کی طرف سے توہینِ رسالت

عبداللطیف خالد چیمہ (سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان)

35 سال قبل (7 ستمبر 1974ء) کو ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخی دن کے حوالے سے 7 ستمبر 2009ء کو ملک بھر میں یوم تحفظِ ختم نبوت (یوم قراردادِ اقلیت) منایا جار ہا تھا۔ اُدھر ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین سے ''ایکسپریس نیوز'' پر ایک طے شدہ انٹرویو 8 ستمبر کو ریکارڈ کیا گیا جو 9 ستمبر کو نشر ہوا۔

انٹرویو لینے والے جناب مبشر لقمان بظاہر تو انٹرویو ہی کر رہے تھے لیکن اُس کی ریکارڈنگ سننے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ وہ خود بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں لاکھڑا کرنے کے لئے بڑے مضطرب ہیں اور نہایت جارحانہ انداز میں اس مہم کو عرصے سے آگے بڑھانے کے ایجنڈے کے لئے ''مختص'' کئے گئے ہیں ہماری معلومات کے مطابق اُن کی ''نسبت'' اور اُن کے خیالات و کام میں بعد المشر قین ہے۔ وہ انٹرویو میں الطاف حسین سے پوچھتے ہیں کہ '' آپ عیسائیوں کے لئے بھی بول لیتے ہیں۔ آپ یہودی اگر کوئی ہوں گے تو اُن کے لئے بھی بول لیں گے، سکھوں کے لئے بھی بول لیتے ہیں، ہندوؤں کے حق میں بھی بول لیں گے۔ میں بڑا اِچّی (حساس) سوال کرنے لگا ہوں، سامعین سے معذرت کے ساتھ! قادیانیوں کے لئے کوئی نہیں بولتا اُن کے اوپر مظالم ہوتے ہیں!

الطاف حسین:

''آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن آپ ایم کیو ایم کو اس کا الزام نہیں دے سکتے۔ یہ واحد آرگنائزیشن ہے۔ جب مرزا طاہر کا انتقال ہوا تھا واحد الطاف حسین تھا جس کا تعزیتی بیان گیا تھا۔ جس پر کئی اخبارات نے میرے خلاف اداریے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے اور میں یہ کفر دوبارہ کرنے جا رہا ہوں جس کا دل چاہے مجھ پر فتویٰ دے۔''

آگے فرماتے ہیں کہ:

''میں نے احمدیوں کا لٹریچر بھی پڑھا ہے، میں نے احمدیوں کے پروگرام بھی دیکھے ہیں، ان کا وہی کلمہ ہے

سرکارِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ آخری نبی مانتے ہیں۔''

مزید فرماتے ہیں کہ:

> ''میں آپ کو ایک بات اور بتا دوں مبشر بھائی! پاکستان کا سب سے پہلا نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام وہ بھی احمدی تھا۔ مبشر لقمان (oh yea he was a great man) وہ ایک عظیم آدمی تھا۔ اب آپ اُس کا نام صرف اس لئے نہ لیں یا طلباء کو اِس لئے نہ پڑھایا جائے کہ عبدالسلام احمدی تھے تو یہ بہت بڑا ظلم ہے، زیادتی ہے، ناانصافی کو ختم ہونا چاہیے۔ یہ علامہ اقبال کے خیالات کی بھی نفی ہے۔ یہ قائداعظم محمد علی جناح کے بھی خیالات نہیں تھے، وغیرہ وغیرہ۔''

الطاف حسین اِس سے پہلے بھی بہت کچھ فرما چکے ہیں وہ ''بضد'' ہیں کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مساجد قرار دیا جانا ضروری ہے۔

مذکورہ انٹرویو اور خیالات سامنے آنے کے بعد ہم نے مجلسِ احرارِ اسلام اور متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی کی طرف سے ملک کی دینی قیادت اور اہلِ صحافت سے رابطے شروع کر دیئے کیونکہ اس مہم کا زیادہ ہدف کراچی تھا۔ اس لئے زیادہ توجہ کراچی پر دی گئی۔ مرحوم صلاح الدین (شہید) کے ہفت روزہ ''تکبیر'' سے ہمارا قلمی اور نظریاتی تعلق 1980ء کی دہائی سے چلا آ رہا ہے ''تکبیر گروپ'' کے کراچی کے بڑے اخبار ''روزنامہ امت'' اور اُس کی جرأت مند ٹیم نے جس استقامت کے ساتھ اِس ایشو کو تسلسل کے ساتھ لیڈ کرتے ہوئے آگے بڑھایا اور ہم جیسے کمزور لوگوں کی آواز کو دنیا تک پھیلایا فی زمانہ اِس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اِس ضمن میں ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے مفادات کی بجائے نظریات پر سمجھوتہ نہ کرنا اِن نامساعد حالات میں اتنا آسان کام نہیں کیونکہ:

''پارسائی میں بھی کچھ لوگ بہک جاتے ہیں''

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دینی علوم اور دینی فکر کے نام پر پروان چڑھنے والی چند شخصیات اور بعض اداروں نے نہایت شرمناک کردار ادا کیا اور حیلے بہانوں سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تحفظ ختمِ نبوت کی پرامن جدوجہد کے کیمپ کی بجائے اغیار کے ایوانوں میں نظر آنے لگے۔ وہ بھول گئے کہ ''انسان زندگی میں ایک ہی مرتبہ پیدا ہوتا ہے اور ایک ہی مرتبہ مرتا ہے'' ہم نے تحریکِ ختمِ نبوت کے محاذ کے ایک شعوری کارکن کی حیثیت سے محسوس کیا کہ استقامت اختیار کر لی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کرامت کا ظہور نہ ہو۔ اِس مہم کے ردِ عمل میں قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے 11 رستمبر کو لندن میں خطبہ جمعہ کے نام سے جو تقریر کی اُس میں کہا کہ:

''تمام قادیانی الطاف حسین کی کامیابی کے لئے دعا کریں'' لیکن افسوس کہ کچھ نادان مہربان علماءِ کرام کی شکل میں کراچی میں

الطاف حسین کے ٹیلی فونک خطاب اور افطار ڈنر میں شریک ہو کر اُس سے ہم آہنگی اور پھر صفائیاں دینے پر آ گئے اور تحریکِ ختمِ نبوت کے کام کو شر انگیزی قرار دے کر اُس کو سبوتاژ کرنے پر لگے رہے۔ الطاف حسین نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور ختمِ نبوت پر یقین رکھتا ہوں۔ میرے دادا آگرہ کے مفتی تھے لیکن انھوں نے اپنے انٹرویو اور اُس پر ہونے والے اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا ''سوال گندم جواب چنے''

16 ستمبر کو ''عزت ماب'' گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے ارشاد فرمایا کہ: ''توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قانون ختم ہونا چاہیے۔'' گورنر پنجاب اور مقتدر حلقوں کی طرف سے اِس قسم کے بیانات اور الطاف حسین کی بدترین قادیانیت نوازی کے خلاف ملک بھر میں شدید ردِ عمل ظاہر کیا گیا دینی جماعتوں کے علاوہ چند سیاسی جماعتوں اور بعض سیاست دانوں نے بھی اس کا نوٹس لیا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اُسی مہم کا حصہ ہے کہ آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً قانون تحفظِ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قانون تحفظ ختمِ نبوت کو ختم یا غیر مؤثر کر دیا جائے۔ اِس ساری صورتِ حال کا جائزہ لینے اور اس پر مؤثر و مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ''متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان'' کے زیر اہتمام رابطہ کمیٹی کے مرکزی ارکان کے علاوہ دیگر حلقوں اور شخصیات کا ایک ابتدائی اجلاس ان شاء اللہ تعالیٰ 5 ر اکتوبر 2009ء بروز سوموار دفتر مرکزیہ مجلسِ احرارِ اسلام لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں بعض سیاسی شخصیات کے علاوہ دانشوروں اور صحافی حضرات کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے نامساعد حالات کے باوجود بھی امید ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ تمام مکاتبِ فکر کے سرکردہ رہنما اِس اجلاس میں پہلے کی طرح مکمل ہم آہنگی کے ساتھ اِس حوالے سے اہم فیصلے کریں گے جو قوم کی رہنمائی کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ ہم اِس صورتِ حال کو ہرگز نظر انداز نہیں سکتے کہ امریکہ پاکستان میں اپنے مخالفین کو راستے سے ہٹانے کے لئے پہلے سے زیادہ سرگرم ہے اور امریکی جارحیت کو بے نقاب کرنے والوں کو پاکستانی حکمرانوں کے ذریعے بھی زیر عتاب لایا جا رہا ہے ''بلیک واٹر'' نامی منظم سفاک قاتلوں اور ڈاکوؤں کی طرح ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں پر حملہ آور ہے اور اس کے کارندے اسلام آباد اور ایٹمی تنصیبات کے حوالے سے کئی دوسرے حساس مقامات پر دندناتے پھر رہے ہیں اِس حوالے سے پیپلز پارٹی کی حب الوطنی پر کئی اعتراضات میڈیا پر سامنے آ چکے ہیں اطلاعات یہ بھی ہیں کہ پرویز مشرف کا معتمد خاص مسٹر طارق عزیز، وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک اور فرحت اللہ بابر ایوانِ صدر کو قادیانیوں کی آماج گاہ میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اس گھمبیر صورتحال میں دینی جماعتوں اور خصوصاً تحریکِ ختمِ نبوت کے کام سے متعلق تنظیموں اداروں اور افراد کو اپنے اپنے تحفظات کے باوجود مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے آگے بڑھنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ شرور فتن سے محفوظ فرمائیں اور اِس کام میں برکت فرمائیں اور ہم سب مل جل کر اِس مقدس مشن کو آگے بڑھانے والے بن جائیں۔ آمین یارب العالمین!